رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔
(الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۵ | ۲۸ جولائی ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۷ شوال ۱۳۳۵ھ | نمبر ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بخیر و عافیت ہیں ✤

اہلبیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بھی بفضل خدا خیریت سے ہیں ✤

مرزا گل محمد ابن مرزا نظام الدین صاحب نے بروز جمعہ ۲۷ مئی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کی۔ خدا تعالیٰ استقامت دے ✤

ہفتہ مختتمہ میں مندرجہ ذیل احباب وارد دار الامان ہوئے شاہزادہ عبد المجید صاحب لدھیانہ سے۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلہ سے۔ میاں محمد حسین صاحب سٹیشن ماسٹر حصار سے۔ سید علی اکبر شاہ صاحب بار چک ۱۱۲ شاخ جنوبی سے۔ میر محکم الدین صاحب شاہدرہ (لاہور) سے۔ ماسٹر فتح محمد صاحب سائنس ماسٹر پاکپٹن سے۔ میاں قطب الدین صاحب منشی محمد حسن خاں صاحب

اخبار احمدیہ

کچھ دنوں سے ہمارے پاس اخبار احمدیہ کی ذیل میں درج ہونیوالی اطلاعات کی آمد میں اسقدر کمی واقع ہو گئی ہے کہ باوجود خاص کوشش کے ایک کالم کے لئے بھی مہیا نہیں ہو سکتیں۔ معلوم نہیں ہمارے مبلغ صاحبان نے اپنی تبلیغی رپورٹیں اور دیگر احباب نے مفید اور دلچسپ مقامی حالات لکھ کر بھیجنے کیوں بند کر دیے ہیں۔ حالانکہ وہ درج ہو کر ناظرین کے لئے بڑے فائدہ اور دلچسپی کا موجب ہوتے تھے ✤

چونکہ اس قسم کی خبریں اور حالات کا شائع ہوتے رہنا نہایت ضروری اور مفید ہے۔ کہ اس طرح ایک جگہ کے حالات دوسری جگہ کے احباب کو اور ایک مقام کی دینی اخبار دوسرے مقام کے لوگوں کو پہنچ جاتی ہیں جس سے ان میں بھی کام کرنے کی خاص طور پر ترغیب و تحریص ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے ہم مبلغین اور دوسرے احباب سے التماس کرتے ہیں کہ وہ تبلیغی رپورٹیں اور مقامی خبریں بھیجنے کی طرف بہت جلدی توجہ فرماویں اور اخبار احمدیہ میں درج ہونیوالی خبریں بھیجنے کا پورا انتظام کریں ✤

امید ہے کہ ہمیں اس کے متعلق مکرر توجہ دلانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ (ایڈیٹر)

ڈیرہ دون

اخویم خادم حسین صاحب خادم بھیروی تحریر فرماتے ہیں۔ یہاں عید کی اطلاع بذریعہ تار باوجودیکہ آٹھ بجے آگئی تھی۔ مگر حافظ مومن صاحب امام مسجد شہر نے اتنا تو چار و ناچار کیا کہ لوگوں سے روزے تڑوا دیئے لیکن نماز عید کے لئے منادی کرائی گئی کہ کل ہوگی۔

دیہات کے سینکڑوں لوگ نماز کی خاطر آئے۔ مگر مومن صاحب کی مہربانی کی وجہ سے فریضہ نماز کو ادا نہ کر سکے۔ یہ موقعہ دیکھ کر ہم چند احمدیوں نے مشورہ کیا کہ چلو ہم آج چلکر عید گاہ میں نماز پڑھ آئیں۔ چنانچہ ہم لوگ وہاں گئے۔ اور نماز عید ادا کی چند ایک دیہاتی لوگ بھی آکر خطبہ میں شامل ہو گئے۔ جنہیں انکو سلسلہ عالیہ کی تبلیغ اور مہدی معہود و مسیح موعود کی بشارت سنائی گئی۔ شکر ہے کہ انہوں نے توجہ سے سنا۔ اور اپنے مولوی صاحبان کی ایمانی کمزوری اور شکم پرستی کا شکوہ کرتے ہوئے واپس چلے گئے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ ہم کو اس ضروری فریضہ اسلامی کی ادائگی کا موقعہ خدا نے دیدیا اور مخالفین کے مقابلہ میں ہم کو سبقت نصیب ہوئی۔

والسابقون السابقون اولئک هم المقربون انشاء اللہ

دینی خدمت کا جوش

مکرمی ہاشم علی صاحب گرداور سنگت کلاں بڑے مخلص اور جوشیلے احمدی ہیں۔ ہر تحریک میں بڑے اخلاص سے حصہ لیتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالےٰ آپ کی ہمت میں اور برکت بخشے۔ اور دیگر احباب کو ان کی تقلید کی توفیق بخشے۔ صاحب موصوف اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں۔ وہ الفضل ۱۴ر جولائی ۱۹۱۷ء کے مضامین عید الفطر۔ تبلیغ انگلستان۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب ہسپتال کے لئے چندہ مانگتے ہیں۔ نے دل بیتاب کو بالکل بے قرار کر دیا اپنی ذمہ واریوں کے مقابلہ میں جب کبھی کمزوری۔ لاپرواہی کو دیکھا۔ تو بہت افسوس ہوا۔ اس اخبار نے دل میں بہت ہی درد پیدا ہوا۔ جس کی تھوڑی سی دوا بہم پہنچا کر روپیہ پیدا کی ہے۔ جو بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ارسال کر دیئے ہیں ۵

گر قبول افتد زہے عز و شرف

درخواست دعا

برادرم حامد حسین خان صاحب میرٹھ سے لکھتے ہیں کہ میری اہلیہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے علیل ہے۔ احباب احمدی اس کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔

(۲) بابا محمد حسن صاحب واعظ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی احباب دعا فرماویں۔

جنگ کی خبریں

انگریزی کامیابی

لندن ۲۳ر جولائی۔ ایک انگریزی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہم آدیان کے جنوب کی طرف ایک کامیاب مقامی جنگی کارروائی عمل میں آئی اور قلیل نقصان اٹھا کر اپنے موقعہ مقصود پر پہنچ گئے اور ۵۰ قیدی ہمنے گرفتار کئے۔ ہمنے ہاورنکور کے جنوب کی طرف اہلہ بلیکور اور ہائی بیک کے حوالی میں چھاپے مارے۔ اور کھمنیوں میں بم لگائے ہمنے تو مسمار کی ہیں اور لوس کے جنوب مشرق کی طرف جرمنوں کے چھاپے مسترد کئے۔

آج شب کی سرڈگلس ہیگ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آدیان کے جنوب میں آج صبح ہمنے جو تاخت کی اس کے ذریعہ سے ہم چھ سو گز کے محاذ پر تین سو گز کے عرض تک غنیم کے مواقعہ میں گھس گئے ہمنے دشمن کو بھاری نقصانات پہنچائے اور اس کے مورچوں کو توڑ پھوڑ ڈالا ہمنے اوسٹا دنیا کے مشرق میں ایک مزرعہ پر جہاں جرمن مضبوطی سے قابض تھے کامیاب تاخت کی اور شریتی کے شمال مغرب کی طرف غنیم کے ایک حملہ کو روکا۔

ہوائی لڑائیاں

ہوائی لڑائی کل تمام دن ہوتی رہی دکھائی بہت عمدہ تھا۔ اور ہمارے آلہائے پرواز نے کامیابی سے توپخانہ کیساتھ ملکر کوشش کی اور تین ٹن بم آلات ہوائی کے کارخانوں پر گولہ بارود کی ذخیرہ گاہوں اور ریلوے کے مقامات پر پھینکے جس سے عمدہ نتائج نکلے ہمنے چودہ آلات کو نیچے اتارا جن میں سے ایک آلہ انگلستان سے چھاپہ مارکر واپس آرہا تھا ہمارے نو آلات گم ہیں۔

فرانسیسی مواقع پر گولہ باری

لندن ۲۴ جولائی شب گذشتہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہرٹے بیٹر اور کرے اون کے علاقہ میں ہمارے مواقع پر گولہ باری جاری ہے اور کیلی فورنیا کی سطح مرتفع پر خاصکر بہت شدید ہے پیدل فوج کا کوئی عمل جنگی واقع نہیں ہوا۔ ۸۵۰ گولے آج ہم میں پھینکے گئے شامپین میں کوہ کارنیلت کے مغرب کی طرف جرمن حملہ پورے طور سے پسپا کیا گیا۔

جرمن پیشقدمی

لندن ۲۳ر جولائی۔ ایک جرمن کمیونک میں مرقوم ہے کہ ژدونسک کے جنوب مغرب میں روسیوں کا حملہ ناکام رہا کریوے کے قریب روسیوں نے حملہ کر کے ہمارے ایک مقام پر قبضہ کر لیا لیکن جوابی حملہ میں ہمنے انکو دھکا دیا وہ صرف دو نقطوں پر قابض ہے دریائے سیرتھ کے جنوب مغرب میں ہمارا جوابی حملہ ترقی کر رہا ہے روسی کوہ کا سبتھن سے پسپا ہو رہے ہیں ٹارنوپل کے قریب ہی مغرب میں ہمنے چند بلندیوں پر قبضہ کر لیا۔ اور سوبانتی و اُوسٹرودہ کی ریلوے کو بھی ہم عبور کر گئے ریلوے کے مغرب میں روسیوں نے مزاحمت کی دریائے بیٹنا کے متصل روسی سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں۔

نارنوپول پر جرمنوں کا قبضہ ہو گیا

لندن ۲۴ر جولائی۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے نارنوپول پر قبضہ کر لیا یہ گلیشیا اور جنوبی روس کی سرحد پر سب سے بڑا شہر ہے جس پر روسی ۱۹۱۴ء سے قابض ہیں یہ مقام لمبرگ سے قریباً ۷۰ میل شمال مشرق میں واقع ہے۔ (مدیر)

صورتحال نازک ہے

لندن ۲۳ر جولائی۔ روس کی موجودہ حالت اسوقت مغربی محاذ کے واقعات پر حاوی ہے عنقریب کوئی فیصلہ کن نتیجہ ظاہر ہوگا۔ یہ خبر خوشی سے سنی گئی کہ سپاہیوں اور مزدوروں کی کمیٹی نے گورنمنٹ کو کل اختیارات دیدیئے ہیں اور یہ یقین کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ بہت جلد دارالحکومت میں بد امنی اور فساد کو دبا دیگی سب سے اہم سوال یہ ہے کہ آیا ایم کرنسکی میدان جنگ کی تمام بد نظمی اور رفتار کو بھی دور کر سکینگے جس نے ایک نہایت خطرناک صورت اختیار کر لی ہے

ولنا کے قریب روسی کامیابی

لندن ۲۴ر جولائی۔ ایک لاسلکی روسی کمیونک میں مرقوم ہے کہ ولنا کی سمت ہمنے حملہ کیا کریوا کے حوالی میں ہم دو میل تک گھس گئے ہمنے ایک ہزار قیدی گرفتار کئے بعض فوجوں کی کاہلی اور تذبذب کی وجہ سے ہماری پوزیشن سخت خطرناک ہوگئی تھی ہمارے بہت سے افسر اپنی خدمت کے بجا لانے میں ہلاک ہو گئے دشمن دریائے سیرتھ اور اسٹرائیپا کے درمیان برابر پیشقدمی کر رہا ہے اور اس نے زلوٹا کے قصبہ اور موضع پر

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

الفضل

قادیان دار الامان - ۲۸ جولائی ۱۹۱۷ء

سیاسی ہلچل

(۱)

آج کل دلدادگان سیاست کی زبان وقلم سے "حکومت خود اختیاری" "سیلف گورنمنٹ" اور "ہوم رول" کے الفاظ اس کثرت اور تواتر سے مختلف انداز وطریق میں نکل رہے ہیں کہ جنہیں دیکھکر ہر ایک دور اندیش اور عاقبت بین انسان انگشت بدندان رہ جاتا ہے۔ کوئی اخبار اور کوئی رسالہ نہیں جسمیں اس موضوع پر خامہ فرسائی نہ کی جارہی ہو۔ کوئی پبلک پلیٹ فارم یا کوئی قومی مجلس نہیں۔ جسمیں اس مقصد ومدعا کے لئے تقریریں نہ ہوتی ہوں۔ مسز اینی بیسنٹ کی نظر بندی کیا ہوئی کہ ان لوگوں کو ایک بہانہ مل گیا۔ شہر بشہر جلسے کئے جارہے ہیں۔ ریزولیوشن پاس ہورہے ہیں۔ گورنمنٹ کو طرح طرح کی دھمکیاں دی جارہی ہیں کونسلوں کے غیر سرکاری ممبروں کو استعفے پیش کرنے کے لئے تحریک ہورہی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اسقدر وزنی اور بھاری مطالبہ اس قسم کے اوچھے طریق اور بچھورے پن سے کبھی حاصل ہوا ہے۔ کہ اب حاصل ہوگا۔ اور کیا اس طرح کوئی قوم یا جماعت کامیاب ہوئی ہے۔ کہ اب ہندوستان میں "حکومت خود اختیاری" کے شوقین کامیابی کا منہ دیکھیں گے۔ اس کا جواب سوائے نفی کے اور کچھ نہیں ہے کیونکہ کسی بات کا ایسی حالت میں مطالبہ کرنا جبکہ اس کے سرانجام دینے کی اہلیت ہی نہ ہو اپنی ناکامی اور نامرادی کے اپنے ہاتھوں سامان پیدا کرنا ہے۔

(۲)

ہمیں "سیلف گورنمنٹ" کا مطالبہ کرنے والوں پر روز تعجب اور حیرانی آتی ہے۔ کہ کس بل بوتے پر اسقدر شور مچارہے ہیں۔ تعلیم کی ان میں کمی ہے۔ اور نہایت قابل افسوس کمی ہے۔ اتفاق واتحاد ان میں مفقود ہے۔ اور اس قدر مفقود ہے کہ دواداری کے نام تک سے واقف نہیں۔ صنعت وحرفت وہ نہیں جانتے۔ اور اس میں اس قدر کورے ہیں کہ اپنے سامان زیست کی ادنیٰ سے ادنیٰ چیز کے لئے بھی غیروں کے محتاج ہیں۔ پھر نہ معلوم وہ اس مطالبہ کی جرأت کیوں کررہے ہیں۔

(۳)

سیلف گورنمنٹ یا حکومت خود اختیاری کوئی بچوں کا کھیل نہیں کہ ہر کس وناکس اس کے حصول کے لئے تیار ہو جائے بلکہ کانٹوں کی مالا ہے جسے گلے میں ڈالنے کے لئے خاص دل گردہ اور قابلیت کی ضرورت ہے۔ اور جب تک قابلیت پیدا نہ ہولے۔ اس وقت تک اس کا مطالبہ کرنا اسی طرح کا ہے جس طرح ایک چھوٹا بچہ آگ کے انگارے کو چمکتا ہوا دیکھ کر اسکے پکڑنے کی کوشش کرے۔ اس وقت جس طرح اسکے دانا اور عقلمند محافظ کا فرض ہے کہ اسے انگارا نہ پکڑنے دے۔ اسی طرح اس وقت گورنمنٹ برطانیہ کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کو حکمت سے۔ تدبیر سے۔ اور اگر وہ نہ ہی مانیں تو اثر حکومت سے باز رکھے۔

حامیان سیلف گورنمنٹ ہمارے سامنے خواہ کیسے ہی چکنے چپڑے اور نرم الفاظ میں سیلف گورنمنٹ کے مفہوم کو پیش کریں۔ اور "زیر سایہ گورنمنٹ برطانیہ" اپنے نشوونما دینے کا اقرار کریں۔ لیکن ہم یہ کہنے سے کبھی باز نہیں رہ سکتے ہیں کہ موجودہ صورت میں جبکہ ہندوستان میں وہ صفات اور خصائل نہیں پائی۔ جو سیلف گورنمنٹ کے لئے ضروری ہیں تو اس کے حصول کا مطالبہ کرنا ایک انقلاب عظیم برپا کرنا اور نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنے ساتھ بہتوں کو نشانہ مصائب اور ہدف آلام بنانا ہے۔

اسوقت ہمارے سامنے ایسے ممالک موجود ہیں جہاں کے لوگوں نے باوجود اہل ہند سے ہر طرح سے زیادہ قابل ہونے اور رموز مملکت سے بہت زیادہ واقفیت رکھنے کے جب اپنے ہاں انقلاب برپا کیا۔ تو اس کے نہایت خطرناک اور تباہ کن نتائج کا شکار ہوئے۔ انقلاب چین کے نہایت تلخ نتائج کوئی پوشیدہ نہیں۔ ترکوں کی قابل عبرت مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ اور ایران کی تباہی وبربادی ہمارے پیش نظر ہے۔ ان ممالک نے کیا فائدہ اٹھایا۔ کہ اب کوئی جماعت انقلاب پیدا کرکے اٹھائیگی۔

(۴)

اہل ہند کو خدا تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ ان کو ایک ایسی گورنمنٹ کے ماتحت رکھا گیا ہے۔ جو اپنی رعایا کے سود وبہبود کا خاص طور پر خیال رکھتی۔ اور اس کے ترقی کرنے اور قدم بقدم آگے بڑھنے کے سامان مہیا کرتی ہے نہ کہ کفران نعمت کرنا چاہیئے۔ موجودہ حالت میں گورنمنٹ کی تمام توجہ جنگ کو کامیاب خاتمہ تک پہنچانے کی طرف لگی ہوئی ہے۔ اسلئے اس کو کسی دوسری طرف متوجہ کرنے کی جرأت نہ کرنا چاہیئے۔ اور اس طرح موجودہ جنگ میں اہل ہند نے جو خدمات ادا کی ہیں۔ اور ان کے جو نقوش گورنمنٹ کے قدر شناس دل پر پڑے ہیں۔ انکو مٹانا یا منہدم نہ کرنا چاہیئے۔

(۵)

اس میں شک نہیں کہ آج کل میدان سیاست میں جو تگ ودو ہورہی ہے۔ اس کے محرک ہندو صاحبان ہی ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمانان ہند کا بھی وہ حصہ جسپر سیاست کا دلفریب مگر نہایت خطرناک جادو چل گیا ہے۔ کسی واجب الاطاعت مذہبی راہ نما کے ماتحت نہ ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔ اور ان کی ہاں میں ہاں ملانا اپنا فرض سمجھ رہا ہے۔ لیکن یہ اس قوم کے لئے نہایت ہی نامبارک اور نامسعود فال ہے۔ جو اپنی مذہبی خصوصیات اور اعتقادات کو تو پہلے ہی ترک کر چکی ہو۔ اور اب دنیاوی لحاظ سے دوسروں کی کاسہ لیسی باعث فخر سمجھنے لگ گئی ہے۔

(۶)

ایسے موقعہ پر ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں کو آگاہ کردیں کہ اگر وہ دین ودنیا میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اسلام کے احکام کی پابندی اپنا شعار بنائیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سچے دل سے قبول کریں۔ لیکن یہ اس وقت تک ہو نہیں سکتا۔ جب تک کہ اس زمانہ کے مصلح حضرت مرزا غلام احمد کی غلامی کا شرف حاصل نہ ہو کیونکہ اس زمانہ میں جبکہ اسلام دنیا کی نظروں سے پوشیدہ ہو چکا تھا۔ اس کے پُر حکمت احکام چھپ چکے تھے۔ اس نے لانیوالے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اصل شان مستور

ہو چکی تھی۔ تو خدا تعالیٰ نے اسے اسلام کے درخشندہ چہرہ کو ظاہر کرنے۔ اسلام کے اوامر و نواہی کی صداقت پیش کرنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان دکھانے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ پس اب کامیابی صرف اسی سلک پر چلکر حاصل ہو سکتی ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب نے قائم کیا۔ اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء اس کی نہ صرف تلقین فرما رہے ہیں بلکہ ایک بہت بڑی جماعت کو اسپر چلا بھی رہے ہیں ❊

(۷)

جماعت احمدیہ کے ۱۹۱۴ء کے سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی جماعت کو مخاطب کرکے "مسئلہ سیاست" پر جو زبردست تقریر فرمائی تھی۔ اس کا ایک ایک لفظ اس قابل ہے کہ نہ صرف جماعت احمدیہ کا ہی ہر ایک فرد اسے آویزہ گوش ہوش بنائے۔ بلکہ ہر ایک وہ شخص جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا اور اسلام سے ایک ذرہ بھی محبت رکھتا ہے۔ پیش نظر رکھے۔ اور ان کے مطابق عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے ❊

آپ نے فرمایا تھا۔

"چونکہ ایک طرف تو سیاست ایک ایسی چیز ہے جو اور سب کچھ بھلا دیتی ہے۔ حتی کہ جان تک کی بھی ہوش نہیں رہنے دیتی۔ اور اپنی طرف ہی کھینچتی جاتی ہے۔ اور دوسری طرف آج کل اسلام پر جو نازک وقت آیا ہوا ہے۔ اس سے پہلے اسپر کبھی نہیں آیا۔ اسلئے اسوقت اسلام کو جتنے بھی ہاتھ کام کے لئے مل جائیں۔ اور جسقدر بھی سپاہی اسلام کی حفاظت کے لئے مہیا ہو سکیں۔ اتنے ہی کم ہیں۔ اس لئے آج مسلمانوں کے لئے سیاست کی طرف متوجہ ہونا ایک ایسا زہر ہے جسے کھا کر ان کا بچنا محال بلکہ ناممکن ہے"

پھر آپ نے فرمایا تھا۔

"نادان ہے وہ انسان جو اسوقت سیاست کی کشمکش کو دیکھکر اور پھر اسلام کی حالت کو معلوم کرکے سیاست کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اسے دین کے متعلق خدمت کرنے کی کب فرصت ملیگی"

پس مسلمانوں کو خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ دین کو پس پشت ڈالکر سیاسی الجھنوں میں پھنس جائیں گے۔ تو نہ ادھر کے رہینگے نہ اُدھر کے۔ اس لئے انہیں پہلے اسلام کی فکر کرنا چاہیئے۔ اسی میں سب کچھ آجائے گا ❊

(۸)

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے، کہ جماعت احمدیہ کا کوئی فرد ان نارواسیاسی خرخشوں سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھتا۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ آجکل جو مسموم ہوا چل رہی ہے، وہ کسی احمدی پر بھی حملہ آور ہو۔ اس لئے ہم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک نہایت ضروری نصیحت یاد دلا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو یہ ہے:۔

"خوب یاد رکھو کہ سیاست میں پڑنے اور اس کیطرف توجہ کرنے سے سلسلہ احمدیہ نہیں بڑھ سکتا۔ اور ہم میں سے جو کوئی اوروں کے ساتھ ملکر سیاست میں پڑیگا وہ بھی کامیاب نہیں ہو گا۔ کیونکہ جو خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف جاتا ہے۔ اس کو وہ بھی نہیں ملتی۔ پس اگر تم خدا تعالےٰ کے قرب کا راستہ اختیار کرنا چاہتے ہو۔ تو وہ دنیا طلبی میں تمہیں نہیں ملیگا۔ بلکہ خدا طلبی میں ملیگا۔ خدا نے ہمارے لئے اپنے فضلوں کے دروازے کھولے ہوئے ہیں۔ اور وہ انسان جس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا۔ اور جسکے ملنے کی توقع کرتے کرتے کئی بڑے بڑے بزرگ گذر گئے۔ وہ خدا نے ہم میں پیدا کیا۔ پھر اسکے ماننے کی ہمیں توفیق دی۔ پھر ماننے ہی کی توفیق نہیں دی۔ بلکہ اس کے سلسلہ کی خدمت کرنے کی بھی توفیق دی ہے۔ پس تم خدا کے دربار کے وائسرائے اور لفٹنٹ گورنر ہو۔ تمہیں دنیا کے کسی درجہ کیضرورت نہیں ہے" "تم اللہ تعالیٰ کی خدمت کے نصیب ہوئے ہوئے اور کیا چاہتے ہو۔ اسی میں لگے رہو۔ اور دنیا کی ایجیٹیشن دنیا کے کیڑوں کے حوالے کردو۔ اور تم شیطان کے مقابلہ پر ایجیٹیشن کرو"

ان الفاظ پر عمل کرنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے اور الحمد للہ کہ بڑی عمدگی کے ساتھ اسپر عمل ہو رہا ہے، لیکن موجودہ حالات مقتضی ہیں کہ احمدی احباب دوسرے لوگوں کو اس گمراہی سے بچانے کی کوشش کریں جس کا لازمی نتیجہ تباہی و بربادی ہے ❊

حائری صاحب جواب دیں

یہ مقولہ سچ اور بالکل درست ہے کہ دشمن کو ہمیشہ اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔ ہاں دوسرے کی آنکھ کا خیالی تنکا اُسے نظر آتا ہے یہی حالت ہے حضرات شیعہ کی۔ ان کا اخبار ذوالفقار راوی ہے کہ "ایک مشہور مشنری واعظ مرزائی" کی تحریر انکے "شریعت مدار" حائری صاحب کو ملی ہے۔ اور وہ "مشہور مشنری واعظ مرزائی" ترک احمدیت پر بایں شرط آمادہ ہے کہ اس کو معقول ملازمت دلا دی جائے"۔ ہم اس وقت تک کئی بار مطالبہ کر چکے ہیں کہ اس "مشہور مشنری واعظ مرزائی" کی یہ تحریر شائع کر دی جائے۔ تا ہم تمہاری صداقت کا اندازہ لگا سکیں لیکن اب تک حائری صاحب اور ایڈیٹر صاحب ذوالفقار نہایت فضول طرز سے ٹال رہے ہیں۔ لیکن جبتک وہ اس تحریر کو شایع نہ کریں گے۔ ہم انہیں اس معاملہ میں راست باز ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہاں ہم ان سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر بفرض محال یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ کوئی ایسی تحریر تمہارے پاس پہنچی ہے (اگرچہ یہ بالکل غلط ہے اور تمہارے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے) تو بتلایئے اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور رسالت کا ابطال کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیا کسی نبی کی جماعت میں سے کسی کے مرتد ہو جانے کی وجہ سے اس کی نبوت باطل ہو جاتی ہے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے۔ تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ جن کے متعلق آپ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ کے گرد و پیش بجز ۲ یا ۳ آدمیوں کے سب کے سب منافق، کافر، فاسق اور مرتد ہی جمع تھے۔ اب اگر حضرت مسیح موعود کی جماعت سے کسی ایسے شخص کے ارتداد کرنے سے جس کا اس وقت تک آپ کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکے۔ آپ کی نبوت باطل ہو جاتی ہے۔ تو پھر نہ معلوم جناب "صدر المفسرین" اور دیگر شیعہ حضرات کس منہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسا گندہ عقیدہ رکھکر آپ کو سچا اور عظیم الشان نبی یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا اصل تو یہ چاہتا ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی نعوذ باللہ جھوٹا اور آپ کی نبوت کو باطل سمجھیں ❊

اگر کسی مجہول الحال اور دنیا کے کیڑے کے مرتد ہونے سے آپ لوگ حضرت احمد جری اللہ کی نبوت کے خلاف استدلال کر سکتے ہیں تو کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جن کی تمام عمر کا حاصل لم الاکھ صحابہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

اکثر چھوٹی باتیں بڑے نتائج پیدا کرتی ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ جولائی ۱۹۱۷ء

یبنی ادم لا یفتننکم الشیطن کما اخرج ابویکم من الجنۃ ینزع عنہما لباسہما لیریہما سواتہما انہ یرکم ہو وقبیلہ من حیث لا ترونہم انا جعلنا الشیطین اولیاء للذین لا یؤمنون ۰ (۷-۲۶)

دنیا میں بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ بظاہر چھوٹی نظر آتی ہیں۔ لیکن وہ ایک بیج کی طرح ہوتی ہیں۔ جن سے ایک بہت بڑا درخت پیدا ہوتا ہے۔ بڑ کے بیج سے کوئی ناواقف کیا قیاس کر سکتا ہے کہ اتنے چھوٹے بیج سے اتنا بڑا درخت پیدا ہو جائے گا۔ پھر بعض درختوں کی شاخ زمین میں گاڑ دیجاتی ہے۔ جسکو ایک بچہ بھی ہلا سکتا ہے مگر ایک وقت آتا ہے کہ وہی کمزور شاخ اسقدر بڑھ اور مضبوط ہو جاتی ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا انسان بھی اس کو جنبش نہیں دے سکتا۔ مگر بہت کم لوگ کسی چیز کو اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ اسکے نتائج کیا نکلینگے ۔

ایک آم کی گٹھلی کتنی چھوٹی ہوتی ہے۔ جسکو ناواقف دیکھ کر کہے گا کہ اس سے اتنا بڑا درخت کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ جو اس سے ہوتا ہے۔ اور وہ حیران ہو جائے گا لیکن عقلمند انسان کا کام ہے کسی چیز یا واقعہ کو اس کی موجودہ شکل میں نہ دیکھے۔ بلکہ اُسے یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ زمانہ کے گذرنے پر اس کی کیا صورت ہو جائے گی۔ اور اگر واقعات کو ان کی موجودہ صورت میں دیکھا جائے۔ تو دنیا میں ایک تباہی آ جائے۔ کیونکہ بہت سے امور جو ابتداء چھوٹے ہوتے ہیں۔ حقیقت میں بہت بڑے نتائج پیدا کرنیوالے ہوتے ہیں۔ اور بہت سے بڑے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر ان کے نتائج بہت چھوٹے ہوتے ہیں ۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے بعد بہت سے اموال جو حضور کے پاس پہلی غنیمتوں میں سے بھی جمع تھے۔ مکّے کے نو مسلموں کو دلائے۔ اسپر انصار میں سے بعض نوجوانوں نے کسی مجلس میں کہدیا کہ اب تک خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ مگر مال ان لوگوں کو دیدیا گیا جو حقدار نہیں تھے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ انصار میں سے بعض نے اس طرح کہا ہے تو حضور نے انصار کو بلوایا اور پوچھا کہ اے انصار کیا تم نے اس طرح کہا ہے۔ وہ لوگ منافقت پسند نہ کرتے تھے۔ جن کی مجلس میں یہ باتیں ہوئی تھیں۔ انہوں نے کہدیا کہ حضور بعض نادان نوجوانوں نے بیشک کہدیا ہے۔ لیکن ہمیں کسی قسم کا اعتراض نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انصار تم میری نسبت کہہ سکتے ہو کہ یہ اکیلا آیا تھا۔ ہمنے اس کا ساتھ دیا۔ اسے گھر والوں نے نکال دیا تھا۔ ہم نے اس کو جگہ دی۔ اسپر دشمنوں نے حملے کئے۔ ہمنے اپنی تلواروں سے اسکی مدد کی۔ اسلام غریب تھا۔ ہمنے اپنے مالوں سے اسکی امداد کی۔ لیکن جب وقت آیا تو ہماری قدر کرنے کی بجائے غیروں کو مال دیئے گئے۔ پھر تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ خدا کے رسول کو ہم نے اس وقت قبول کیا۔ جبکہ اس کے شہر والوں نے اس کو نکال دیا تھا۔ مگر آج مال ان کو دے دیا گیا ہے۔ مگر اے انصار کیا تم اس بات کی قدر نہیں کرتے۔ کہ مہاجرین بھیڑ اور بکریاں لیکر اپنے گھروں کو واپس لوٹ رہے ہیں۔ اور تم خدا کے رسول کو گھر لے آئے ہو۔ انصار نے پھر عرض کیا حضور بعض نوجوانوں نے نادانی سے یہ کہدیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا جو ہونا تھا ہو گیا تم میں سے بعض نے دنیا کی خواہش کی۔ جس کا نتیجہ تمہیں بھگتنا پڑیگا اب تم اپنا حصہ کوثر پر مجھ سے مانگنا۔ اسپر غور کرو کہ مدینہ میں جو چند مہاجرین تھے۔ ان کی نسل تو دنیا میں کس کثرت سے موجود ہے۔ مگر انصار جو کہ وہیں کے باشندہ تھے۔ ان کی نسل دنیا سے ایسی معدوم ہوئی کہ تمام دنیا میں بہت ہی تھوڑے لوگ ہیں جو اس نسل سے تعلق رکھتے ہیں پس انصار نے ایک معمولی سی بات کہی تھی مگر دیکھو اس کا نتیجہ کیسا عبرتناک نکلا ۔

تو کسی بات کو معمولی مت سمجھو۔ بلکہ اس کے انجام کی طرف غور کرو ۔

اکثر چھوٹی باتیں ہوتی ہیں مگر ان کے نتائج نہایت خطرناک ہوا کرتے ہیں جیسے کہ سلطنت بغداد کی تباہی کی ابتدا ایک معمولی بات سے ہی ہوئی تھی۔ شہر میں ایک گروہ تھا۔ جن کو عیار کہتے تھے وہ گویا پولیس کے قائم مقام ہوتے تھے۔ ان کا کام بدمعاشوں کی فہرستیں تیار کرنا ہوتا تھا۔ ایک دن دو عیاروں میں سے ایک نے کہا کہ چلو بھئی کباب کھائیں۔ دوسرے نے کہا کباب کیا کھاتے ہیں ذرا لڑائی کا تماشہ دیکھیں۔ شیعہ سنی کو لڑوائیں اور تماشہ دیکھیں۔ یہ کہکر ایک شیعوں کے محلہ میں چلا گیا اور دوسرا سُنّیوں کے محلہ میں۔ اور وہاں جاکر کچھ ایسی باتیں بنائیں کہ دونوں گروہوں کو لڑوا دیا۔ وزیر اعظم شیعہ تھا۔ اُسنے سُنّیوں کی گرفتاری کے احکام نافذ کئے۔ اسپر سُنّی ولیعہد کے پاس گئے۔ اور کہا کہ وزیر اعظم کی طرف سے ہم امن میں نہیں ہیں۔ اس نے ہماری گرفتاری کے لئے فوجوں کو بھیجدیا ہے ہمیں بچائیے۔ اور شیعوں کے مظالم سے حفاظت کیجئے۔ ولیعہد سُنّی تھا۔ اسنے خاص اپنی باڈی گارڈ کو بھیجدیا کہ اگر سُنّیوں کو کوئی گرفتار کرے۔ تو وہ مزاحم ہو۔ اسطرح دونوں فوجوں میں کچھ جنگ بھی ہوئی۔ ادھر وزیر اعظم کے دل میں کینہ اور بغض بیٹھ گیا۔ اس نے ہلاکو خاں کو لکھا کہ آپ حملہ کریں میں آپکی مدد کے لئے تیار ہوں۔ ہلاکو خاں چڑھ آیا۔ ادھر بھی لشکر تیار ہوا۔ اگرچہ اس گئے گذرے وقت میں بھی مسلمان ہلاکو کے مقابلہ کی تاب رکھتے تھے۔ مگر وزیر نے مسلمانوں کی فوج کو دریا کے دہانہ پر اتارا۔ اور رات کو دریا کا بند تڑوا دیا جس سے لاکھوں مسلمان غرق ہو گئے۔ خلیفہ نے صلح کی درخواست کی۔ ہلاکو کی طرف سے کہا گیا کہ ملک آپکا ہے ہمیں کیسے یقین آئے۔ کہ آپ صلح کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے اپنے کچھ منتخب لوگ ہمارے پاس بھیجدو۔ چنانچہ ادھر سے جسقدر کام کرنیوالے لوگ تھے۔ اُمراء۔ علماء۔ صوفیاء جرنیلوں میں سے منتخب کر کے بھیجدئے گئے۔ ہلاکو نے ان کو گرفتار کر لیا۔ دیکھو ایک چھوٹی سی بات تھی جو شر

ایک تماشہ دیکھنے کے لئے کی گئی تھی۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بغداد تباہ ہو گیا۔ ۱۸ لاکھ آدمی قتل ہوا۔ اس میں شیعہ سنی کسی کی تمیز نہ کی گئی۔ ایک ہزار کے قریب شاہی خاندان کی عورتوں سے زنا بالجبر کیا گیا۔ تاکہ آئندہ کوئی مدعی خلافت نہ اٹھ کھڑا ہو ۔

تو فتنہ کی بات ہمیشہ چھوٹی ہی ہوا کرتی ہے۔ مگر نتائج نہایت خطرناک پیدا کرتی ہے۔ دیکھو دیا سلائی کتنی چھوٹی ہوتی ہے۔ مگر بیابان کے جنگل جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

ہماری جماعت پر خدا کی طرف سے ایک بوجھ لادا گیا ہے۔ اور جو قومیں ہمارے مقابلہ میں ہیں۔ ان کی طاقتیں ہم سے کروڑوں حصہ زیادہ ہیں۔ مال کے لحاظ سے وہ ہم سے زیادہ۔ درجوں کے لحاظ سے وہ ہم سے بڑھ کر ہیں تعداد کے لحاظ سے ہم سے زیادہ ہیں۔ غرض ہر طرح ہم سے زیادہ ہیں ایسے خطرناک دشمنوں کا مقابلہ ہے۔ اس لئے ہماری ذمہ واری بہت بڑی ہے۔ اسلئے ہمیں اپنی طاقت کو مضبوط بنانے اور دشمنوں کے مقابلہ میں کامیاب ہونے کے لئے ہر ایک بات بہت احتیاط اور سوچ کر منہ سے نکالنی چاہیئے۔ اور خاص اس مہینہ میں کیونکہ رمضان کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لعلکم تتقون۔ اس کی غرض یہ ہے۔ کہ تم متقی بن جاؤ۔ پس اگر ہم نے رمضان سے یہ سبق حاصل کیا۔ تقویٰ شعاری اختیار نہ کی۔ تو گویا کچھ نہ کیا۔ کون جانتا ہے کہ اس کو اگلے رمضان کے دیکھنے کی توفیق ملیگی۔ اگلا رمضان تو دور کی بات ہے۔ آج اس رمضان کا آخری جمعہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے کہ اگلا جمعہ بھی کس پر آئے گا۔ پس چاہیئے رمضان نے جو ہمیں سبق سکھائے ہیں۔ اور خاص کر سبق تقویٰ دیا ہے۔ اس کو ازبر کریں۔ اپنے ہر ایک عضو کو قابو میں لائیں۔ ان فضلوں کو جذب کریں۔ جن کے دروازے خدا نے ہم پر کھولے ہیں۔ آئندہ غلطیوں سے بچنے کی پوری پوری کوشش کریں تا وہ تقویٰ ملے۔ جس کا خدا وعدہ کرتا ہے۔ پس ہمیشہ احتیاط کرو۔ کہ کہیں کوئی فتنہ والی بات نہ منہ سے نکلے۔ فتنوں سے بچنا بھی تقویٰ میں داخل ہے۔ کیونکہ تقویٰ کا لفظ ایک وسیع المعنے لفظ ہے۔ ہر ایک شرارت سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔

بہت سے لوگ سُننے سے تقویٰ کہتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ تقویٰ کیا چیز ہے۔ ہر ایک نقصان رساں اور مضر بخش چیز سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ اور رمضان اسی غرض سے آتا ہے۔ تا وہ انسان کو بتلائے کہ جب ایک شخص ایک وقت میں جائز چیزوں کو بھی خدا کے حکم کے ماتحت ترک کر دیتا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ خدا کے حکم کے خلاف ناجائز چیزوں کو استعمال میں لائے ۔

پس تم اصل تقویٰ حاصل کرو۔ چونکہ ہر ایک انسان کے ساتھ ایک شیطان بھی لگا ہوتا ہے۔ بہت سے انسان شیطان صفت اور بہت سی بدرُوحیں ہوتی ہیں۔ اسلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بنی آدم جس طرح تمہارے آباء کو اسنے ایک فتنہ میں ڈالدیا۔ اور ان سے ان کی امن کی زندگی ضائع کرا دی۔ اسی طرح شیطان کہیں تم کو بھی فتنہ میں ڈالکر تمہارے امن و امان کو ضائع نہ کر دے ۔

لیکن یہ مت سمجھو کہ آدم صرف حضرت آدم ہی تھے بلکہ ہر ایک نبی آدم ہوتا ہے۔ اور اس آدم کی جماعت اس کی اولاد ہوتی ہے۔ جیسے کہ بنی نوع انسان آدم کی اولاد ہے وہ نبی بھی اُمت کا باپ ہوتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ آگاہ کرتا ہے جس طرح آدم اول کو جنت یعنی سکھ اور آرام و اطمینان کی زندگی کو چھوڑنا پڑا تھا۔ اسی طرح ہمارے نبیوں کے ذریعہ تمہیں بھی ایک سکون حاصل ہوا ہے۔ دیکھنا کہیں فتنہ میں پڑ کر اس سکون کو ضائع نہ کر لینا۔ جو شخص کسی فتنہ کا موجب ہوتا ہے۔ اس کا وبال بھی اسی کی گردن پر ہوتا ہے۔ خدا کی قائم کی ہوئی جماعتوں میں فتنہ ڈالنا کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔ پس ہر ایک وہ بات جس سے جماعت میں فتنہ کا اندیشہ ہو۔ اس سے محترز رہو ۔

میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اب رمضان جا رہا ہے۔ تقویٰ کے دروازے کھلے ہیں۔ ان میں سے گذرو اور ایسا نہ ہو کہ یہ ایام جو سبق دے چلے ہیں۔ ان کو بھلا دو۔ قرآن کریم میں شیطان کا قول نقل کیا گیا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ لآتینھم من بین ایدیھم ومن خلفھم وعن شمائلھم (۷-۱۶) کہ میں ضرور ضرور ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے۔ ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے آؤں گا۔ اور ان میں سے اکثر کو ضرور ضرور تیری راہ سے گمراہ کروں گا۔ دوسری جگہ اس کا قول درج ہے۔ الا عبادک المخلصین (۱۵-۴۱) کہ خدایا جو تیرے مخلص بندے ہیں۔ ان پر میرا کوئی زور نہیں پس اپنی زندگی میں ایک تبدیلی پیدا کرو۔ انسان کو رُوحانی زندگی اسی وقت دیجاتی ہے۔ جب وہ شیطان کے حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی پیدا کر لیتا ہے۔ اس کی طرف توجہ کرو۔ اور توبہ کرو۔ توبہ کرو۔ پھر اگر سمندر کی جھاگ کی طرح گناہ ہوں گے۔ تو بھی اللہ کی رحمت وسیع ہے۔ وہ سب کے سب گناہ معاف کر دیگا۔ کیونکہ جو خدا کے حضور جھکتا ہے۔ خدا اس پر بہت مہربانی فرماتا ہے کیونکہ وہ ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ کسی کو چھوٹا مت سمجھو کسی پر ہنسی ٹھٹھا نہ کرو۔ خدا کی نظر میں کوئی چھوٹا اور حقیر نہیں۔ جو متقی ہے۔ اور کوئی بڑا اور معزز نہیں۔ جو اتقاء سے دُور ہے۔ لوگوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤ۔ بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو کسی کو ذلیل کرنا ایک معمولی بات سمجھتے ہیں لیکن اس سے بہت سے لوگ فتنہ میں پڑتے ہیں۔ ان کا وبال بھی انہی پر ہوتا ہے۔ ان کی تو معمولی سی بات ہوتی ہے۔ مگر اس سے خدا کی جماعتوں میں فتنہ پڑ جاتے ہیں۔ پس خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے بنی آدم فتنوں سے بچو نہ خود پڑو نہ دوسروں کے فتنوں میں ڈالنے کا موجب بنو۔ شیطان کے حملوں سے بچو۔ کیونکہ وہ ہر نبی کے وقت میں لوگوں کو فتنوں میں ڈالدیتا ہے تم خدا سے ڈرو۔ اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو تاکہ جب تم پر موت آئے۔ تو تم کو مسلم پائے۔ جس کی زبان اسکے قابو میں نہیں وہ اپنی زبان کو قابو میں لائے۔ جسکی تحریر اسکے قابو سے باہر ہے۔ وہ اپنی تحریر کو قابو میں لائے۔ اپنے اخلاق اور اطوار کو درست کرے۔ خدا سے جلد صلح کرے۔ اپنے گناہوں اور قصوروں کی اس سے معافی مانگے۔ اور آئندہ کو اچھے افعال و اعمال و اخلاق سے گذشتہ غلطیوں کی تلافی کرے ۔

اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ لوگوں کو بھی رمضان شریف کے سکھائے ہوئے سبقوں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور برائیوں سے بچائے پھر وہ انعامات کے دروازے جو اس نے کھولے ہیں۔ ہمیں انہیں سے گذرنے کی توفیق بخشے۔ اور ہم ان وعدوں کے پورے کرنیوالے ہوں جو مسیح موعود سے خدا نے کئے ہیں۔ ہماری غلطیوں اور کمزوریوں سے ان میں رکاوٹ نہ آئے

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

انگلستان میں تبلیغ

ایک اور صاحب کا قبول اسلام

یوپی کے سابق لفٹنٹ سر ہیوٹ جی سی ایس-آئی اور پنجاب کے ایک سابق چیف جسٹس کو تبلیغ

قبول اسلام اللہ تعالے کے فضل و کرم سے ایک اور انگریز کو جن کا نام مسٹر جے ولسن ہے۔ قبول اسلام کی توفیق حاصل ہوئی۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ یہ صاحب چودھری فتح محمد صاحب سیال سے بھی مل چکے ہیں اور برادرم قاضی عبد اللہ صاحب کے ساتھ ایک عرصہ سے ان کا سلسلہ خط و کتابت جاری تھا۔ اور مسائل اسلامی پر گفتگو رہتی تھی۔ رسالہ ریویو بھی انہوں نے اکثر مطالعہ کیا ہے۔ سلسلہ احمدیہ کے حالات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ خاص لنڈن کے رہنے والے نہیں۔ لیکن اکثر لنڈن آیا کرتے ہیں انکی درخواست بیعت اس مضمون کے ساتھ بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالی بھیجی جاتی ہے۔ (نہ پہنچ گئی ہے۔ ایڈیٹر) اللہ تعالے ان کو استقامت عطا کرے۔ نام سعید رکھا گیا وہ اپنے لڑکوں کو بھی اسلام سکھا رہے ہیں۔ اور ان کی خواہش ہے کہ انکے بچے دینی تعلیم حاصل کر کے مبلغ اسلام بنیں۔

تبلیغ کے ذرائع یہاں ہم حتی الوسع ہر رنگ میں جو ملتا ہے۔ اس کو تبلیغ کرتے ہیں اگلے دن ایک صاحب شہر کے مشہور دروازے ماربل آرچ کے پاس مجھے ملے۔ میں نے ان کو تبلیغ کی۔ اور سلسلہ احمدیہ کے حالات سنائے۔ اور ایک رسالہ دیا۔ کل ایک طلباء کے انعامی جلسہ میں عاجز مدعو تھا۔ اور وہی صاحب جن کو تبلیغ کی گئی تھی۔ اس جلسہ کے پریزیڈنٹ تھے۔ بڑی محبت سے ملے۔ اور باتیں کرتے رہے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ کا اسم گرامی سر جان ہیوٹ جی سی ایس-آئی ہے۔ جو صوبہ یوپی کے لفٹنٹ گورنر تھے۔ ایک معمر صاحب ریل میں ملے۔ جو شہر کے اندر زمین کے نیچے چلتی ہے۔ میں نے ان کو تبلیغ کی۔ بہت خوشی سے سنتے رہے۔ اخیر میں معلوم ہوا کہ پنجاب چیفکورٹ کے سابق چیف جسٹس ہیں۔ بعض احباب کو خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ کی جاتی ہے۔ بعض دفعہ رسائل کا تقسیم کرنا مفید ہوتا ہے۔ لوگ گھروں میں جا کر پڑھتے ہیں۔ اور پھر خط لکھتے ہیں۔ گذشتہ اتوار میں ایک گرجے میں گیا۔ ایک لیڈی مجھ سے اگلی کرسی پر بیٹھی تھی۔ اس کے کانوں میں بڑی بڑی بالیاں تھیں۔ اور کرتے پر ہندوستانی طرز کا کام کیا ہوا تھا میرے پاس ایک تبلیغی رسالہ تھا۔ میں نے اسپر لکھا آپ کی بالیاں شرقی ہیں۔ اور آپکے گریبان کا کپڑا شرقی ہے مجھے خوشی ہوئی۔ کیونکہ میں بھی شرقی ہوں۔ یہ رسالہ ایک شرقی دوست کا لکھا ہوا ہے۔ تحفۃً پیش کرتا ہوں یہ لکھ کر میں نے رسالہ پیچھے سے اسے پکڑا دیا۔ جبکہ پادری صاحب وعظ کر رہے تھے۔ اس نے پیچھے پھر کر میری طرف دیکھا اظہار خوشنودی کیا۔ اور نماز کے ختم ہونے سے قبل ہی چلی گئی۔ اسواسطے پھر اس کی ملاقات نہ ہوئی۔ لیکن اب ڈاک میں اس کا خط آیا ہے۔ بہت شکریہ کرتی ہے۔ اور اسلام اور سلسلہ احمدیہ کے مزید حالات دریافت کرتی ہے اللہ اس کو ہدایت دے۔ احباب دعا کریں کہ ہمارے کام میں خدا آپ برکات ڈالے۔ ہم بہت عاجز ہیں۔ ہماری کوشش سے کچھ ہو نہیں سکتا۔ وہی ہادی ہے۔

بے تعلقی ایک دوسرے سے بے تعلقی کا یہ عالم ہے کہ ایک لیڈی نے ایک مکان میں ایک کمرہ کرایہ پر لے رکھا تھا۔ اس مکان کے مختلف کمروں اور حصوں میں اور بھی بہت سے لوگ رہتے ہیں۔ دس سال وہ وہاں رہتی رہی۔ اچانک وہ بیمار ہو کر مر گئی۔ اب پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ کہ اس کا اصل وطن کہاں تھا اور اس کا والی وارث کون ہے۔ مگر اس مکان کا کوئی شخص بتلا نہیں سکتا۔ کہ وہ کون تھی اور کہاں کی تھی۔

جس مکان میں ہم رہتے ہیں۔ اس کی دوسری منزل پر ایک لیڈی چھ ماہ سے رہتی ہے۔ دو تین کا بل اس کا اور ہمارا دونی کے وقت کر اکٹھا آتا ہے۔ قاضی صاحب اس سے حساب لیتا تھا۔ جسکے واسطے انہوں نے اس کو خط لفافہ میں لکھا۔ اسنے بند لفافہ میں جواب دیا۔ اور رقم کا چک روانہ کیا۔ جسکے جواب میں قاضی صاحب نے پھر شکریہ کا خط لکھا۔ اور حال یہ ہے کہ اس کا ہمارا زینہ ایک ہی ہے۔ اور وہ ٹھیک اس چھت کے نیچے رہتی ہے جسکے اوپر ہمارا کمرہ ہے۔

دفتر الفضل کی دو فوری ضرورتیں

محرر کی ضرورت ایک محرر کی ضرورت ہے جسکے لئے کوئی امتحان پاس ہونا شرط نہیں۔ صرف اردو اور انگریزی (کم از کم رومن) خط شستہ ہو اور تیز نویس ہو طبیعت میں تساہل نہ ہو۔ بلکہ کام کو جلد جلد نپٹانے والا۔ قادیان میں رہنے کا خواہشمند۔ تنخواہ [illegible] سے [illegible] تک حسب لیاقت۔

کاتب کی ضرورت ایک کاپی نویس کاتب کی ضرورت ہے جس کا اردو عربی خط عمدہ ہو۔ زود نویس ہو۔ نمونہ درخواست کے ساتھ آنا چاہیئے باقی شرائط بذریعہ خط و کتابت۔ مگر جلد طے کر لے بالمشافہ گفتگو ہو تو اچھی بات ہے۔

خریداران الفضل سے التجا ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ واقفیت سے دونو ضرورتوں کے لئے جلد جلد انتظام کر کے درخواستیں بھجوانے میں ساعی ہوں۔

منیجر الفضل

مولوی فتح محمد صاحب ضامن نامہ نگار ذوالفقار

جواب دیں!

(نمبر ۲)

(۳) آپ نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب تو رسول کریم سے بھی افضلیت کا دعوے کرتے ہیں۔ بلکہ خدا بنتے ہیں۔ اس اعتراض کے ثبوت میں آپ نے حضرت مرزا صاحب کا ایک شعر لکھا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صرف ایک چاند کا خسوف ہوا۔ اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اس کا جواب نمبر ا میں دیا گیا ہے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کے خدا بننے کا ثبوت آپ نے کوئی نہیں دیا۔ اس لئے اس کو آپ کا بہتان کہیں تو مناسب ہے۔ بندۂ خدا اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اگر بالفرض مرزا صاحب مدعی الوہیت ہوتے تو جس طرح انکے مریدوں نے ان کے دعاوی مسیحیت ومہدویت ورسالت ونبوت کو بلا خوف لومتہ لائم مان لیا ہے۔ ان کی خدائی کو بھی تو مان لیتے۔ حالانکہ تمام مخالف وموافق اس امر کی شہادت دینگے کہ نہ مرزا صاحب نے خدائی کا دعوے کیا۔ اور نہ انکے مریدوں میں سے کوئی ان کی خدائی کا قائل ہے۔ البتہ ائمہ اہل بیت کرام علیہم السلام کے پیرووں نے تقریباً ہر زمانہ میں ان کو خدا اور صفات الوہیت میں ان کو شریک مانا ہے۔ آج کل بھی ان کو مشکل کشا اور حاجت روا ماننے والے لاکھوں موجود ہیں۔ اور بعض روایات سے ان کا خود بھی بہجو قسم ادعا کرنا کتب شیعہ سے ثابت ہے۔ جیسے کہ سورۃ غاشیہ کی آخری آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ خدا نے جو فرمایا ہے کہ ہماری طرف ہی ان کا لوٹ آنا ہے۔ اور ہمارے ہی ذمہ ہے ان کا حساب وکتاب۔ ان الینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اماموں کی طرف لوگوں نے لوٹ کر جانا ہوگا۔ اور وہی خلقت کا حساب لینگے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ وعن الکاظم الینا ایاب۔ ھذا الخلق وعلینا حسابھم

تفسیر صافی

خادم حسین خادم

نظم

یادِ میرزا

ہست عالیشان شانِ خاندانِ میرزا
عالمے چیداست گل از بوستانِ میرزا

رہ نوردِ دشت وصحرا سے شود بہرِ خدا
گہ بہ ہندو گہ بہ لندن کاروانِ میرزا

اے عدوِ جنگجو مارا بدانی کیستیم
مایلانیم و بدست ما سنانِ میرزا

وہ چہ عالی مرتبت افتاد از روزِ ازل
بجہاں را دیدہ ام بر آستانِ میرزا

ہیچ نامہ بہتر از قرآں ندیدم در جہاں
ہم ندیدم مکتبے جز قادیانِ میرزا

اے مخالف بعد مردن تا نیائی در زمین
کے بدانی میرزا و آسمانِ میرزا

زلزلہ طاعون برپا کردہ از زیر زمیں
آنچہ بالا رفت در شبہا فغانِ میرزا

بر زبان دانیل نامش چو میکائیل بود
روح یزدانی بود روح وروانِ میرزا

چوں خدا در وحی نامش بالیقین کعبہ نہاد
دور تر باشید از وے اے دشمنانِ میرزا

مردمانِ قومِ من خیزید از بہرِ خدا
خود خدا بینید گویا از زبانِ میرزا

اے زمیں پست وبلند خاک را ہموار کن
موجۂ دریا بیائی پیروانِ میرزا

گرگ کے در گلہ افتد زانکہ از یزداں بید
میرزا محمود احمدؐ گلہ بانِ میرزا

اے خدا بشنو دعاے ما و رحمت ہا بیاد
بر زمینِ قادیان ودودمانِ میرزا

محمد بہاء الدین خان احمدی۔ حیدرآبادی

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی (۴۰) ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے تحت شائع ہوا)